

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات سے متعلق علماء اہل سنت اور صوفیاء کا فرق بیان کیجئے اور صحیح عقیدہ کیا ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

م السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اللہ تعالیٰ کی ذات مبارکہ اور صفات پر اس طرح ایمان لانا فرض ہے جس طرح قرآن، وحدیث، اجماع اور آثار صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین سلف صالحین سے ثابت ہے مثلاً:

1- اللہ تعالیٰ سات آسمانوں سے اوپر اپنے عرش پر مستوی ہے جیسا کہ اس کی شان کے لائق ہے۔

2- اللہ تعالیٰ ہر رات کے آخری پہر میں آسمان دیا پر نازل ہوتا ہے۔

3- اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں جیسا کہ قرآن وحدیث سے ثابت ہے۔

ان صفات اور تمام صفات ثابتہ پر ایمان لانا ضروری ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝۱۶۴-۱۶۴-۴۸

م عبد اللہ بن المبارک المروزی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

فوق سبع سماوات علی العرش استوی یا من غلظہ ولا یقل کمالات الجہمیدۃ باننا و آثار ربی الارض

پتھر کو جانتے ہیں، وہ سات آسمانوں سے اوپر عرش پر مستوی ہے، اپنی جھلقت سے جدا ہے۔ اور ہم جمید کی طرح یہ نہیں کہتے کہ وہ یہاں ہے اور انھوں نے زمین کی طرف اشارہ کیا۔

(کتاب الاسماء والصفات للبیہقی ص 427 و منہ ص 538 تیسرا نسخہ 335/9022)

نت کے خلاف جمید (ایک انتہائی نظر ناک گراہ فرقہ) اور بدعتین ضالین مصلین کے دو عقیدے ہیں:

نہی!

(معطل) لوگ کہتے ہیں:

تعالیٰ لیس فی جہۃ

وہ (اللہ تعالیٰ) جہات میں سے کسی جہت پر نہیں ہے۔ (دیکھئے شرح المواقیح ج 228)

م (1/180) الشاملہ)

2- جمید کہتے ہیں: اللہ تعالیٰ ہر جگہ ہذا اور ہر جھلوق میں ہے۔ معاذ اللہ۔

سلف صالحین نے شدید رو فرمایا، بلکہ تکفیر بھی کی ہے، مثلاً حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

ربنا کہ و تعالیٰ فی بیح الامکیو، تعالیٰ اللہ عن قلم

فل ہے کہ اللہ ہر مکان میں ہے۔ پاک ہے اللہ ان کے قول سے۔

(العلو للعلی الغفار ج 2 ص 352970)

ضالہ مشبہ کی ایک قسم ہیں۔ (انما ذال اللہ من شرمہم)

وفی سے عام طور پر دو گروہ مراد لیے جاتے ہیں:

1- صحیح عقیدہ صحابین اور زہاد اہل سنت مثلاً حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ، فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ، ابراہیم بن اویس رحمۃ اللہ علیہ اور بشر بن الحارث الحافی رحمۃ اللہ علیہ سب اہل سنت کے عقیدے پر تھے اور جمید، معطل مشبہ اور بدعتین کے عقائد باطلہ سے بہت دور تھے۔

جیلانی رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا :

بَازَنِي كُلِّ مَكَانٍ . بَلْ يَتَّالِ اِنَّ فِي السَّمَاءِ عَلِيَّ الْعَرَشِ "

"یہ کہنا جائز نہیں کہ وہ (اللہ) ہر جگہ میں ہے بلکہ یہ کہا جاتا ہے وہ آسمان میں عرش پر ہے۔ (الغنیۃ الطالبین طبع 1370 قمرہ 548 طبعات النہد لہ لاین رجب 1/296)

بہ (1/296) والسطو للعلی الغفار (2/1370)

عثمان الکی شیخ الصوفیہ نے اپنی کتاب : آداب المریدین میں کہا :

عرشہ بطنیہ جلاہ دون کل مکان "

"وہ اپنی عظمت و جلالت کے ساتھ اپنے عرش پر مستوی ہے ، ہر جگہ نہیں۔ (السطو للعلی الغفار 2/1225)

5711880

تیسرے رحمہ اللہ علیہ نے لکھا ہے :

تج 1241232 توضح الاحکام 561

بن ابراہیم الجلی (عالی صوفی) نے ایک مسافر کا کلام بطور تائید اور بطور حجت نقل کیا : "میں اپنی ہی مخلوق اور اپنا ہی خالق ہوں۔"

(انسان کامل اردو مترجم 33 طبع نفیس اکیڈمی کراچی)

بحریم الجلی نے اپنی اس کتاب کے شروع میں کہا :

ص 17

امداد اللہ تھانہ بھونوی (جنہیں بعض لوگ ساہرکی کہتے ہیں) نے کہا :

ص 38

ماجی امداد اللہ نے کہا :

اظہار کے گراہ ہوجاتے ہیں تشہیل بیان فرمائی کہ کسی گرو کا ایک چیلہ توحید وجودی میں مستغرق تھا اس میں ایک فیصل مست ملا سپر فیلیان پکارتا آتا تھا کہ یہ باقی مست ہے میرے کاہ میں نہیں ہے۔ اس (چیلہ کو) لوگوں نے بہت منع کیا۔ مگر اس نے نہ مانا اور کہا وہی تو ہے اور میں بھی وہی ہوں خدا کو خدا سے

گرفرق مراتب نہ کنی زندہ تھی۔ " (شام امداد یہ ص 90 امداد المشاق ص 126 قمرہ 318 دوسرا نسخہ ص 132)

ن قصے سے پانچ باتیں ظاہر ہیں :

1- گروہ کا چیلہ اپنے آپ کو اور باقی کو خدا سمجھتا اور کہتا تھا۔

2- گروہ کے نزدیک باقی مظہر مثل اور فیلیان (باقی چلانے والا) مظہر بادی تھا۔

3- صوفیاء کے نزدیک اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے بقول اُن کے خیر مظہر بادی اور بقول اُن کے شر مظہر مثل ہے ، جیسا کہ اس عبارت سے واضح ہوتا ہے۔

4- گرو اور ماجی امداد اللہ دونوں نے چیلے کے اس عقیدے سے "خدا کو خدا سے کیا ڈر؟" کی تردید نہیں کی بلکہ لوگوں کو سمجھایا کہ باقی پر فیلیان ہی خدا (مظہر بادی) تھا ، لہذا چیلے کو اوپر والے خدا کی بات ماننا چاہیے تھی اور نہ ماننے کی وجہ سے وہ مارا گیا۔

5- صوفیاء وحدت الوجود کے عقیدے کو دل و جان سے صحیح سمجھتے ہیں۔

یہ موضوع بہت تفصیل طلب ہے لیکن اختصار کی وجہ سے صوفیانی عقیدہ وحدت الوجود کا ایک واقعہ بیان کر کے اس بحث کو ختم کرتا ہوں۔

رشید احمد گنجوی دیوبندی نے ایک دفعہ کہا : "ضامن علی جلال آبادی کی سہارنپور میں بہت زبیاں مرید تھیں ایجابیہ سہارنپور میں کسی رنڈی کے مکان پر ٹھہرے ہوئے تھے سب مرید نیاں اپنے میاں صاحب کی زیارت کے لیے حاضر ہوئیں مگر ایک رنڈی نہیں آئی میاں صاحب بولے کہ فلائی کیوں نہیں آئی

اس طویل عبارت اور قصے سے معلوم ہوا کہ گنجوی صاحب کے نزدیک توحید میں غرق ہونا یہ عقیدہ تھا کہ زنا کرنے والا اور کرانے والا وہی یعنی خدا ہے۔ معاذ اللہ ثم معاذ اللہ۔ (نعوذ باللہ)

نقل کنز کفر نہ باشد

در رشید احمد گنجوی نے اللہ تعالیٰ کو مخاطب کر کے لکھا :

ہے تیرا ہی وجود ہے میں کیا ہوں ، کچھ نہیں ہوں۔ اور وہ جو میں ہوں وہ تو ہے اور میں اور تو خود شرک در شرک ہے۔ استغفر اللہ۔۔۔"

(مکاتیب رشیدیہ ص 10 فنائل صدقات حصہ دوم ص 556 بدعتی کے پیچھے نماز کا حکم ص 15)

مختصر یہ کہ اس قسم کے صوفیاء اور وحدت الوجود کا عقیدہ رکھنے والے قرآن وحدیث کے مخالفت اور اہل سنت سے خارج ہیں۔

ند من شرم۔ آمین)

حدا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ علمیہ

جلد 3- توحید و سنت کے مسائل - صفحہ 71

محدث فتویٰ